OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0087, PP: 47-66

شریعت اسلام کی رُو سے خواتین کے بالوں کی زیب وزینت: ایک تحقیقی جائزہ

Concept of Women's Hair Beautification in Islam:A Research Survey

Published: 25-09-2021
Accepted: 26-08-2021
Received: 25-07-2021

Hafiza Saman Sarwar
Lecturer, Department of Islamic Studies,The University of Lahore
Email: saman.sarwar@ais.uol.edu.pk

Dr.Abdul Rasheed Qadri
Associate Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore
Email: drirrc2010@gmail.com

Abstract

Allah is beautiful and He loves beauty. There is no doubt that in Islam, beauty is a very important characteristic but also a quality of the body and heart. In a world where the criteria of beauty seem to change from year to year according to trends and people nothing like a homecoming. This article identifies the concept of women's hair beautification in the frame world of Islam. This research paper raises a very important question to ponder upon: What are the permissible ways of women's beautification in Islam.? The article beautification of women and its concept in the main sources of Islam. Quran verses and Prophet's Saying Hadith/Sunnah (Blessing of Almighty Allah SHW) in addition to the opinions saying of Islamic scholars. Written as a narrative literature review. The paper aims to study design and spatial relationships in health and beauty treatment by blending modern settings within the Islamic perspective. A beauty salon or beauty parlor means a business dealing with cosmetic treatment for men and women, which is from the hair to toes. Other variations of this type of business are including hair salons and spas. A beauty salon has become an almost iconic image in Pakistan and other countries. A beauty salon and beauty products are also a center for community news and confessions. This article focuses on Islam and issues due to Beautification effects in our society, religious.

Keyword: *Beautification, Salons, Variation, treatment. Community*

بالوں کی ضرورت واہمیت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مکمل اور خوبصورت سانچے میں تخلیق فرما کر اسے اشرف المخلوقات ہونے کا اعزاز عنایت فرمایا۔ اور یہی اعزاز اسے دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز اور جداگانہ حیثیت عطا کرتا ہے۔ انسان کا ہر عضو اپنے اپنے انداز سے قدرت کا ایک مکمل شاہکار ہے اور جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی شکل وصورت پر پیدا فرمایا۔ زیب وزینت ایک فطری تقاضا ہے اس فطری خواہش کی تکمیل کے لئے خدائے بزرگ وبرتر نے انسان کو حُسن وفطرت کے انتہائی خوبصورت سانچے میں تخلیق فرمایا جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾[1]

ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں تخلیق کیا

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾[2]

اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تخلیق کرنے والا ہے

قدرت کی اس شاہکار تخلیق "انسان" میں بال نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ بال نہ صرف یہ کہ شخصیت میں جاذبیت پیدا کرتے ہیں بلکہ بہت سے اندرونی اور بیرونی اثرات سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتے ہیں۔ مثلاً سر کے بال، کھوپڑی کو تمام موسمی اثرات اور دیگر مضر اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں اور براہ راست سورج کی شعاعوں اور دیگر عوامل سے محفوظ رکھتے ہیں اور اسی طرح پلکوں کے بال، آنکھوں کو گرد وغبار سے محفوظ رکھتے ہیں۔

اسی طرح ناک میں موجود چھوٹے چھوٹے بال گرد وغبار اور مٹی اور دیگر آلائشوں کو انسانی جسم میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ جسم کے بال عطیہ خداوندی ہیں۔ یہ ہماری شخصیت کو پرکشش اور جاذبِ نظر بناتے ہیں۔ نسوانی حُسن میں بال لازمی جزو ہیں۔ جبکہ مردوں میں اکثر گنج پن کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ اور اس کے سدّباب کے لئے مرد حضرات مختلف ادویات اور طریقہ علاج کا سہارا لیتے ہیں۔ مردوں کی شخصیت کے لئے بال انتہائی اہم ہیں۔ جو مرد حضرات ان سے محروم ہوتے ہیں وہ ایک طرح کی احساس محرومی کا شکار دکھائی دیتے ہیں۔[3]

خوبصورت بال کسی انسان کا قدرتی زیور ہیں بال نہ صرف یہ کہ پرکشش شخصیت اور جاذب نظر شخصیت کی علامت ہیں بلکہ بہترین صحت کے آئینہ دار بھی ہیں یہ براہ راست ہماری شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں چنانچہ گھنے اور خوبصورت بال ہماری شخصیت کی دلکشی اور خوبصورتی میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور شخصیت کی دلکشی میں اضافہ کرتے ہیں۔

فطری طور پر انسان سر کے بالوں میں نہایت دلچسپی رکھتا ہے خود کو سنوارنے کے لئے مرد وخواتین میں بالوں کی اہمیت مسلم ہے۔ بعض مذاہب میں جسم کے بالوں کے کاٹنے پر پابندی بھی ہے۔ مثلاً سکھ مذہب میں جسمانی بالوں کو کاٹنے کی مما نعت ہے وہ جسمانی بالوں کو عزت وتکریم کی علامت سمجھتے ہیں اسی طرح ہندو مذہب میں بھی سادھوؤں کے لمبے بال عزت وتکر یم کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ خالق کائنات نے انسان کو قدرت کا مکمل شاہکار قرار دیتے ہوئے جو عزت وتکریم عطا فرمائی ہے اس کا قرآن کریم میں یوں اظہار کیا گیا ہے۔

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾[4]

اور البتہ تحقیق ہم نے اولاد آدم علیہ السلام کو عزت بخشی

اور اس عزت سے مراد کہ اسے ایک خوبصورت سانچے میں تخلیق فرما کر ہر عضو کو نہایت خوبصورت بنایا اور اسے اشرف المخلوقات ہونے کا درجہ عنایت فرمایا۔ اور اس ضمن میں بال عطیہ خداوندی ہیں اور انسان کے حُسن و خوبصورتی کی اہم پہچان ہیں جو مرد و خواتین اس عطیہ خداوندی سے مالا مال ہوتے ہیں یعنی خوبصورت بالوں کے مالک ہوتے ہیں وہ اکثر و بیشتر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہتے ہیں اور اکثر اپنے خوبصورت بالوں کی بناپر یاد رکھے جاتے ہیں۔ آج کل خصوصاً مردوں میں گنجے پن کا مرض عام ہے جس کی اہم وجہ ناقص خوراک، گرم و شدید سرد آب و ہوا اور طرح طرح کے غیر معیاری پروڈکٹ کا استعمال ہے جو کہ اندرونی طور پر بالوں اور جلد کی سطح کو نقصان پہنچاتے ہیں اور کم عمری میں ہی بال گرنے لگتے ہیں ایسی صورتحال سے بچنے کے لئے ان تمام وجوہات کا سد باب اور تدارک ضروری ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ» [5]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (جس کے بال ہوں اسے چاہیے کہ ان کی تکریم کرے یعنی انہیں صاف ستھرا رکھے)۔

بال انسانی حسن کا عظیم شاہکار ہیں ان کی صفائی ستھرائی اور انہیں الجھنے سے بچانا ضروری ہے۔ دین اسلام میں طہارت و صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

«الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ»[6]

صفائی نصف ایمان ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ بکھرے بالوں اور پراگندہ داڑھی والے کی مذمت کی گئی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بالوں کو سنوارنا، اور داڑھی صاف رکھنا بھی از حد ضروری ہے۔

عنعَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلم فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلم، كَأَنَّهُ أمره إِصْلاَحَ شَعَرِ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلم: هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ[7]

حضرت عطاء بن یاسر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا گویا کہ وہ اسے اپنے سر کے بال اور داڑھی کو ٹھیک کرنیکا حکم دے رہے ہوں۔ چنانچہ اسنے بال ٹھیک کئے پھر وہ لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی آئے اور وہ اس حالت میں ہو کہ پراگندہ سر (بالوں) گویا کہ وہ شیطان ہو۔

اس حدیث مبارکہ میں پراگندہ سر اور پراگندہ بالوں والے کو شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صفائی و نظافت کس قدر ضروری ہے۔ بال نہ صرف ہماری شخصیت کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ ہماری ذوق نظافت اور اچھی

صحت کے بھی آئینہ دار ہیں چنانچہ اچھے اور خوبصورت بالوں کے بغیر تو انسانی حُسن ادھورا اقرار دیا جاتا ہے۔ خصوصاً خواتین کا حُسن و جمال توان کے لمبے اور گھنے بالوں میں ہے بالوں کو سنوارنے کے کئی طریقے صدیوں سے رائج ہیں۔

کہیں بالوں کی چوٹی بنائی جاتی ہے تو کہیں جوڑا۔ کسی ثقافت میں مانگ میں سیندور بھرا جاتا ہے اور کسی ثقافت میں بالوں میں موتی سجائے جاتے ہیں۔ سونے اور چاندی کے زیورات بھی خصوصاً بالوں کی آرائش کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بالوں کی آرائش کا طریقہ کوئی بھی ہو یہ ہر دور میں انسانی توجہ کا مرکز بنے رہتے ہیں۔ یہ انسانی شخصیت میں نکھار پیدا کرتے ہیں زمانہ قدیم میں خواتین عطر اور زعفران سے اپنے بالوں کو دھویا کرتی تھیں۔ اور مختلف قسم کے ٹوٹکے بالوں کی حفاظت و نگہداشت کے لئے آزمائے جاتے تھے۔ بالوں پر مختلف قسم کے ٹوٹکے آزمانے کا رواج آج بھی ہے مگر پرانے دیسی طریقوں کی جگہ اب نئے پروڈکٹس نے لے لی ہے مگر بالوں کی دلکشی اور خوبصورتی میں اب وہ تاثر باقی نہیں رہا جو کہ زمانہ قدیم کی خواتین کے بالوں میں موجود تھا۔ ازواج مطہراتؓ سے بھی منقول ہے کہ وہ اپنے بالوں کی صفائی ستھرائی کا خصوصی اہتمام کرتی تھیں چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ سے پوچھا کہ میں سر کے بال گوندھتی ہوں کیا غسل فرض میں مجھے بال کھولنے چاہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ سر پر تین چلو پانی ڈال لیا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات اپنے بالوں کے متعلق خصوصی اہتمام کرتی تھیں۔

سائنسی نقطہ نظر سے بالوں کی ضرورت واہمیت:

بال خوبصورتی کا اہم ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی سائنسی ضرورت اہمیت بھی مسلم ہے کہ:

1. یہ جلد کے خلیوں کو روشنی سے بچاتے ہیں اور اس طرح مضامین موجود حرارت اور نقصان دہ شعاعوں سے جسم محفوظ رہتا ہے۔
2. یہ جلد کو ٹھنڈا ہونے سے بچاتے ہیں اور اسطرح جسم کی حرارت کو محفوظ رکھتے ہیں۔
3. بالوں کی بنیاد میں پسینہ پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں۔ ان کی مدد سے جسمانی درجہ حرارت کو برابر رکھا جاتا ہے اور اضافی نمی کو جذب کیا جاسکتا ہے۔
4. یہ سورج کی الٹراوائلٹ شعاعوں سے جلد کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ جلد کو ٹراما سے بھی بچاتے ہیں۔
5. مردوں میں داڑھی اور مونچھوں کے بال مردانہ ہارمونز کو کنٹرول میں رکھتے ہیں۔ اسی طرح مردوں میں چہرے کے بال بلوغت کی نشانی ہیں۔
6. بال سیدھے، گھنگریالے، کالے، براؤن اور سرخ اور سرمئی رنگ کا ہوتے ہیں اور ان کا قدرتی طور پر مختلف ہونے کا تعلق ماحول، علاقہ، رہن سہن، جینیات کے اثرانداز ہونے سے ہے مگر آج کل نت نئے پروڈکٹس کی بھرمار نے یہ اندازہ لگانا مشکل کر دیا ہے کہ بال قدرتی ہیں یا کسی فیشن کا نتیجہ، بال ہمارے جسم کا ایک انتہائی اہم عنصر ہیں۔ یہ ہمارے جسمانی خدوخال میں سے ایک ایسا جزو ہیں جن کو ہم فیشن اور کلچر کے تقاضوں کے مطابق اپنی مرضی کا رنگ دے سکتے ہیں اور ان کو اپنی مرضی کے تحت بنا اور سنوار سکتے ہیں۔[8]

جرائم کی دنیا میں بھی بال فرانزک تجزیے کا ایک انتہائی اہم ذریعہ ہیں۔ جرائم کی دنیا میں اکثر بہت اہم اور قیمتی معلومات

بالوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں جو کہ مجرموں اور متاثرہ لوگوں کی شناخت میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہمارے بال کیراٹن نامی پروٹین پر مشتمل (Follicells) فولسلز ہیں جو کہ مختلف قسم کے کلر، شکل وصورت رکھتے ہیں۔ اور یہی مختلف قسم کے سیلز (Cells) فرانزک ماہرین کو متاثرہ شخص کی عمر، نسل کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اور اسی طرح اس بات کا اندازہ بھی لگایا جاتا ہے کہ یہ بال جسم کے کس حصہ سے لئے گئے ہیں۔ DNA Test جو کہ جرائم پیشہ لوگوں کی شناخت یا طبّی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اس میں بھی بالوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مردانہ جسم پر اوسطاً 50 لاکھ بال ہوتے ہیں اور یہ سر سے لیکر پاؤں تک جسم کے مختلف حصوں پر مختلف کثافت کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ سر کے بال سورج کی براہ راست حرارت کے ساتھ سرد موسم میں کم درجہ حرارت سے دماغ کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

اوسطاً ایک انسان کے سر پر ایک لاکھ تک بال ہوسکتے ہیں۔ دنیا میں انسانی بالوں کے پانچ رنگ ہیں۔ اور رنگ کے حساب سے بالوں کی تعداد بھی مختلف ہوتی ہے۔ اگر سنہرے بال ہیں تو بالوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک ہوسکتی ہے اگر بالوں کا رنگ براؤن ہے تو ایک لاکھ دس ہزار تک بھی بال ہوسکتے ہیں۔ دنیا میں سب سے نایاب بالوں کا رنگ لال رنگ ہے صرف دو فیصد انسان دنیا میں ایسے ہیں جن کے بالوں کا رنگ لال ہے۔ پورے سال میں چھ انچ تک انسانی بال بڑھتے ہیں۔ پورے جسم پر جتنے بھی بال ہیں وہ ۸۵% بیک وقت بڑھ رہے ہوتے ہیں جبکہ باقی ۱۵٪ Rest میں ہوتے ہیں پورے جسم پر بال ہوتے ہیں۔ سوائے ہتھیلیوں اور پاوں کے تلوؤں کے۔ بال گرنے کی اہم وجہ جنیٹیک وجوہات ہیں اور اس کی وجہ پروٹین، وٹامن کی کمی ہے۔ پانی کا بالوں پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ جب بال گیلے ہوں تو ان کا رنگ زیادہ گہرا ہو جاتا ہے کیونکہ ان کے اوپر پانی کی ایک تہہ چڑھ جاتی ہے گیلے بالوں کا وزن بھی زیادہ ہوتا ہے ۱۲ سے ۱۸ فیصد گیلے بالوں کو کھینچنے سے یہ بغیر ٹوٹے زیادہ لمبے ہو جاتے ہیں جانوروں میں ممالیہ وہ قسم ہیں جن کے جسم پر بال ہوتے ہیں بالوں کی مدد سے انہیں اپنا درجہ حرارت مناسب رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ بالوں کی وجہ سے جانور شکاریوں سے بچ جاتے ہیں۔[9]

خواتین کے احکام

اِنسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین جسمانی ساخت عطا فرمائی ہے۔ انسانی جسم میں موجود ہر حصہ توازن اور بہترین حُسنِ ترتیب کا شاہکار ہے اس توازن اور حُسن ترتیب کو قائم رکھنا اور شریعت کی حُدود کے اندر رہتے ہوئے اس میں مزید نکھار کی کوشش کرنا بلاشُبہ ایک مستحسن عمل ہے۔ عورت اور مرد اس کائنات کا اہم ترین حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایک دوسرے کی زندگی کو رونق بخشنے اور اس کائنات کا نظام چلانے کے لئے تخلیق کیا جیسا کہ

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا﴾[10]

ہم نے تمہارے لئے جوڑے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو۔

عورت اور آرائش وزیبائش کو دینِ اسلام نے لازم وملزوم قرار دیا۔ جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے۔

﴿وَمَن يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ﴾[11]

وہ مخلوق جو زیوروں میں پرورش پائے۔

اسلام دین فطرت ہے اور اپنی مقرر کردہ حُدود کے اندر عورت کو ہر طرح کی زیب و زینت اختیار کرنے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ اُسے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مزین رکھے۔ تاکہ وہ اس طرح اپنے خاوند کے لئے خوشی اور راحت کا سامان بھی ہو گی۔ لیکن اس کے ساتھ شریعتِ مطہرہ نے کچھ اُصول و ضوابط اور حُدود مقرر کی ہیں جن میں رہ کر خواتین اپنی آرائش و زیبائش اور زینت اختیار کر سکتی ہیں۔ جن کے اندر رہتے ہوئے عورت اپنی جمالیاتی فطرت کی بھی تکمیل کر سکے اور نظامِ معاشرت اور خود عورت کی اپنی ذات پر بھی کوئی منفی اثر نہ پڑے تاکہ احکام شریعہ کی پاسداری کرتے ہوئے خواتین معاشرے میں اپنے صحیح کردار اور منصب سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ میانہ روی سے زینت و زیبائش اختیار کریں۔ یہ عورت پر دین اسلام کا احسان ہے کہ اس نے اس کی حیثیت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان کے حقوق کا تعین کر کے اُسے ایک باوقار مقام عطا کیا اور زندگی گزارنے کا ایک ضابطہ عطا فرمایا۔ خواتین کو اپنی حفاظت اور وقار کے لئے شریعت مطہرہ نے ضوابط عطا کرنے کے بعد اُسے آرائش و زیبائش کی اجازت دی۔ مثال کے طور پر اسلام نے عورت کی حفاظت اور دفاع کے لئے اُسے پردے کا حکم دیا کہ وہ اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے پردے کے حکم پر عمل پیرا ہو۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ اور ۵۹ میں کہ جس میں بیان ہے کہ

﴿وَيُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

اپنے اُوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔

پردے کا حکم دینے کے بعد یہ واضح کر دیا گیا کہ عورت اپنے لباس اپنے جسم اور اپنے بالوں کی آرائش و زیبائش تو کرے لیکن یہ آرائش و زیبائش پردے کے مجموعی فلسفہ اور مقاصد سے متصادم نہ ہو۔ چنانچہ ایک طرف تو عورت کے لئے پردے کا حکم ہے اور دوسری طرف اس کو آرائش و زیبائش کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ اگر وہ اس اجازت کو استعمال کرتے ہوئے پردے کے فلسفہ کو پامال کر دے گی تو یہ خلافِ عقل بھی ہو گا ار اسلامی تعلیمات کی بھی منافی اور متضاد ہو گا۔ آرائش و زیبائش انسانی فطرت کا خاصہ ہے اِس شوق کی تکمیل میں اکثر و بیشتر مرد و خواتین دونوں ہی سر گرم نظر آتے ہیں مگر خواتین اس معاملے میں مردوں کی نسبت زیادہ حساس دکھائی دیتی ہیں۔ لہٰذا آرائش و زیبائش کے اِس شوق کی تکمیل میں بسا اوقات ایسے طریقے بھی اختیار کئے جاتے ہیں جو کہ شرعاً ممنوع ہوتے ہیں۔ حالانکہ زینت و زیبائش میں جو طریقے و احکام شریعت مطہرہ نے وضع کئے ہیں وہ حُسن و جمال اور خوبصورتی میں دُگنا اضافہ کرتے ہیں۔ آجکل معاشرے میں زینت و زیبائش کے بہت سے غیر اسلامی اور غیر شرعی طریقے رائج ہیں۔ جن کی نشاندہی ضروری ہے تاکہ حدود میں رہ کر اور شریعت مطہرہ کے ان وضع کردہ احکام پر عمل پیرا ہو کر آرائش و زیبائش کے مختلف طریقے اپنائے جائیں۔ عورت کو کائنات کا حُسن قرار دیا گیا ہے بقول علامہ اقبالؒ

وُجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ — اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

دین اسلام نے نہ صرف عورت کو آرائش و زیبائش کا حق دیا ہے بلکہ آرائش و زیبائش کے طریقے اختیار کرنے کی جائز حُدود کے اندر اجازت بھی دی ہے۔ معاشرے میں موجود آرائش و زیبائش کے غیر اسلامی اور غیر شرعی طریقے حسبِ ذیل ہیں۔

خواتین کا سر کے بالوں میں مردوں کی مشابہت اختیار کرنا:

خواتین کا سر کے بالوں کا اِس انداز سے کٹوانا کہ مردوں کی مشابہت لازم آئے، ناجائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ [12]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر

خواتین کا شوہر کی پسند پر بال کٹوانا:

خواتین کا سر کے بال کٹوانا، منڈوانا جائز نہیں۔چاہے خاوند کی خوشنودی ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ :

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا(13)

نبی پاک ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کے بال مونڈے۔

مسلمان عورت کے لئے سر کے بال مکمل رکھنا واجب ہے اور بلا ضرورت اُسے منڈانا حرام ہے۔اِسی طرح سر کے بال بلا ضرورت کٹوانا بھی جائز نہیں چاہے شوہر کا حکم ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عورتوں کے بال پورے ہوتے تھے ۔اور چھوٹے بالوں والی عورتیں وصل سے کام لیتی تو نبی پاک ﷺ ان پر لعنت فرماتے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں :

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ (14)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

اگر شوہر عورت کو فیشن کے طور پر بال کاٹنے کیلئے کہے تو بال کاٹنا جائز نہیں اور گناہ کے کام میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

عورت کے زیادہ لمبے بال کاٹ کر کم کرنا:

گھنے اور لمبے بال عورتوں اور بچیوں کے لئے باعث زینت ہے۔آسمانوں پر فرشتوں کی تسبیح ہے۔

سُبْحَانَ مَنْ زَيْنَ الرِّجَالَ باللِّحىٰ وزَيَّنَ النِّسَا ءَ بِا الذَّوَائِبِ (15)

پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے زینت بخشی اور عورتوں کو چوٹیوں سے۔

لہٰذا بالوں کو چھوٹا نہ کیا جائے البتہ اتنے بڑے ہوں کہ سرین سے بھی نیچے ہو جائیں اور عیب دار معلوم ہونے لگیں تو سرین سے نیچے والے بالوں کے حصہ کو کاٹا جا سکتا ہے۔(16)

ابرو کے بال اُکھاڑنا اور باریک کرنے کا حکم:

مسلم خواتین کے لئے ابرو کے تمام بالوں کو یا بعض بالوں کو مونڈ کر، ترشوا کر یا بال صفا دوائیں استعمال کر کے یا ویکسنگ کر کے صاف کرنا حرام ہے کیونکہ اس کو نمص کہا جاتا ہے جس کا ارتکاب کرنے والی خواتین پر رسولِ اکرم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ

لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّامِصَةَ وَالمُتَنَمِّصَةَ (17)

آپ ﷺ نے نامصہ اور متنمصہ پر لعنت بھیجی ہے۔

نامصہ:

اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے خیال میں زیب و زینت اختیار کرنے کے لئے اپنے ابرو کے تمام بالوں کو یا کچھ بالوں کو صاف کرتی ہے۔

متنمصہ :

اس عورت کو کہتے ہیں جس کے لئے اس عمل کو انجام دیا جائے۔ (جس طرح آجکل بیوٹی پارلرز میں عام رواج ہے) یہ عمل درحقیقت اللہ تعالیٰ کی خلقت کو تغییر و تبدیل کرنے کی مترادف ہے جس کے بارے میں شیطان نے وعدہ کیا ہے کہ بنی آدم کو اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کا حکم دے گا چنانچہ اس نے کہا تھا۔ کہ اللہ ربُ العزّت نے اس سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ

وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ

اور میں ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ :

لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَلَفِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللهِ تَعالىٰ [18]

اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر اور بال اُکھیڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں۔

صحیح بخاری میں حضرت علقمہؓ سے روایت ہے کہ یہ بات سُن کر ایک عورت "اُمِّ یعقوب" نامی آئی اور اس نے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ آپ اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں؟ فرمایا کہ میں ان لوگوں پر لعنت کیوں نہ بھیجوں، جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی اور جن پر اللہ کی کتاب میں لعنت آئی ہے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا، مجھے تو یہ بات کہیں نہیں ملی، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر تو نے قرآن پڑھا ہوتا تو ضرور اسے پالیتی۔ کیا تو نے یہ نہیں پڑھا۔

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾[19]

اور رسول اللہ ﷺ تم کو جو (ہدایت) دے اُسے قبول کر لو اور جس چیز سے روکے اُس سے رُک جاؤ۔

یہ سُن کر وہ عورت کہنے لگی کہ ہاں یہ تو قرآن میں ہے۔[20]

اس زمانہ کی خواتین میں علم دین حاصل کرنے کا بڑا شوق و ذوق تھا۔ ان کی نظر ہمیشہ دل کو سنوارنے پر ہوتی تھی اور ان کو قرآن مجید پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ ایک عورت اپنی قرآن دانی کے بل بوتے پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے قدیم الاسلام جلیل القدر عالم دین صحابیؓ سے بحث کرنے لگی کہ یہ بات قرآن میں کہیں نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ عورت کہنے لگی کہ آپ کی بیوی بھی یہی کام کرتی ہے۔ فرمایا جا کر دیکھو ایسا نہیں ہے وہ عورت گئی، تحقیق کی تو بدگمانی رفع ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواباً فرمایا کہ قرآن کریم میں اطاعتِ نبوی ﷺ کی تاکید ہے اور آپ ﷺ نے اس طرح بالوں کو نوچنے اور اُکھاڑنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ تغییر لخلق اللہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں غیر شرعی تبدیلی کو لعنت کا سبب فرمایا ہے۔ اور جہاں نہی، لعنت کے الفاظ آجائیں تو وہ اُس کام کی حُرمت پر دلالت کرتے ہیں۔[21]

وِگ لگانا یا مصنوعی بال لگانا:

آج کل خواتین میں مصنوعی بال یا وِگ لگانے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اِس سلسلے میں علمائے کرامؒ کے مختلف اقوال ہیں شوافعؒ کا نظریہ یہ ہے کہ طبعی بال کا جوڑنا مطلقاً حرام ہے لیکن اس کے برعکس مصنوعی بال کا جوڑنا یا انسان کے علاوہ کسی دوسرے جانور وغیرہ کا بال جوڑنا دو حال سے خالی نہیں ہو گا۔

1. پہلا یہ کہ اگر جڑا ہوا بال ناپاک ہے تو اس کا استعمال حرام ہے۔ کیونکہ ناپاک شئی کا استعمال نماز میں اور نماز کے باہر دونوں حرام ہے۔
2. دوسرا یہ کہ اگر جوڑا ہوا بال پاک ہے تو یہ دیکھا جائے گا کہ جو عورت جڑوا رہی ہے وہ شادی شُدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو حرام ہے اور اگر شادی شُدہ ہے تو اس سلسلے میں تین اقوال ہیں۔

- شوہر کی اجازت سے جائز ہے۔
- مطلق حرام ہے چاہے شوہر کی اجازت ہی کیوں نہ ہو۔
- مطلق جائز ہے شوہر کی اجازت شرط نہیں۔

لیکن شوافع پہلے قول کو راجح قرار دیتے ہیں۔ البتہ احنافؒ کہتے ہیں کہ "عورت انسانی بال سے اپنا بال جوڑتی ہے تو یہ حرام ہے کیونکہ اس میں دھوکہ ہے اور اگر مصنوعی بال ہے یا غیر انسانی بال ہے تو جائز ہے۔ اور حنابلہؒ اور مالکیہؒ کہتے ہیں کہ بال کا جوڑنا مطلقاً حرام ہے چاہے مصنوعی بال ہو یا آدمی کا بال ہو اس مسئلہ میں راجح قول حنابلہ اور مالکیہ ہی کا ہے کہ بال کا جوڑنا مطلقاً حرام ہے خواہ وہ بال مصنوعی ہی کیوں نہ ہو۔[22]

(۱) کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

عَنْ اَسْمَآءِبِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ[23]

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہے کہ فرمایا کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر

(۲) حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْ شِمَةَ[24]

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ربُّ العزت نے لعنت فرمائی ہے جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر

لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْ شِمَةَ [25]

اللہ تبارک و تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔

(۴) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ

اَنَّ جَارِیَةً مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ، اَنَّهَا مَرِ ضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُ هَا فَاَرَادُوْ ااَنْ یَّصِلُوْهَا فَسَاءَ لُوْ النبیَّ ﷺ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلة وَالْمُسْتَوْصِلَةَ[26]

(ترجمہ) انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی وہ بیمار ہو گئی پس (اُس بیماری کی وجہ سے) اُس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ پس اُن لوگوں نے ارادہ کیا کہ اُس کے بالوں کو جوڑ دیں۔ پس نبی کریم ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر۔

وِگ لگانے اور مصنوعی بال لگانے میں غیر مسلم خواتین کی مشابہت ہے جو کہ جائز نہیں اور یہ ایجاد بھی انہی کی ہے۔

مصنوعی بھنویں او مصنوعی پلکیں لگانا:

اِن کا حکم بھی سر کے بالوں کی طرح ہے کہ مصنوعی بھنویں اور مصنوعی پلکیں لگانا، زیب وزینت کے حُصول کے لئے جائز

نہیں۔ کیونکہ یہ واصلہ اور مستوصلہ کی تعریف میں داخل ہیں جن پر احادیث مبارکہ میں لعنت فرمائی گئی ہے۔

سیاہ خضاب لگانا:

خواتین کے لئے سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں۔ سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ مثلاً سُرخ، زرد استعمال کر سکتی ہیں۔ سیاہ خضاب کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

عن ابن عباسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يخضِبُوْنَ بِهَذا بِالسَّوادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الجَنَّةِ [27]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ وہ سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائیں گے۔

صحیح بخاری میں عثمان بن عبداللہ بن موہب کی حدیث قابلِ ذکر ہے کہ جس میں اُنہیں حضرت امِّ سلمہؓ سے نبی پاک ﷺ کا زرد رنگ کا خضاب کیا ہوا بال مبارک دِکھانا ثابت ہے۔[28]

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ ابو قحافہ کو فتح مکہ کے روز لایا گیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغافہ [29] کی مانند سفید تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَحيِّروؤاهَذَابِشَیءٍ وَاجْتَنِبُوْ السَّوادَ [30]

اس (سفیدی) کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔

علماء کرام کی ایک جماعت کے مطابق خضاب لگانا سنتِ مؤکدہ ہے، واجب نہیں لیکن یہ خضاب لگانا سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں سے رنگنا مسنون ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

وَاجْتَنِبُوْ السَّوادَ [31]

سیاہی سے اجتناب کرو۔

اس (کالے رنگ) سے اجتناب کی علت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ چہرے میں سیاہی ہے لہٰذا ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ یہ جہنمیوں کے حُلیہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے اپنے بالوں میں مہندی لگا رکھی تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا مَاأحْسَنُ هَذا کیا خوب ہے کہ! فرماتے ہیں کہ ایک دوسرا شخص گزرا جس نے اپنے بالوں کو مہندی اور کتم دونوں سے رنگا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا هَذَااَحْسَن مَاهَذا یہ اس پہلے سے بھی بہتر ہے بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک تیسرے شخص کا گزر ہو جس نے اپنے بالوں کو زرد خضاب لگا رکھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هَذَاأحْسَنُ مِنْ هذا كُلِّهِ [32]

یہ اُن تمام سے بہتر ہے۔

اِسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سبتی [33] جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس [34] اور زعفران [35] سے زرد کرتے تھے۔[36]

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

سیاہ خضاب مرض کینسر کا سبب:

امریکہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ کے سائنس دانوں کی تازہ ترین تحقیق کے مطابق بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے استعمال کئے جانے والے خضاب (Hair Dye) میں ایک جز شامل ہوتا ہے جس وجہ سے کینسر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ مذکورہ تحقیق کے مطابق امریکہ کے جنرل اکاؤنٹنگ آفس نے ایسے خضابوں پر بھی کینسر کی وارننگ چسپاں کرنے کا مطالبہ کیا ہے جیسا کہ سگریٹ کی ڈبیوں پر وارننگ ہوتی ہے۔

ہندوستان کے معروف ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے بہ حیثیت فزیشن اس بات کا بہ خوبی مطالعہ کیا ہے کہ سیاہ خضاب کے استعمال سے بعض مریضوں میں بے حد حسّاسیّت (Allergy) پائی گئی ہے جبکہ آج سے صدیوں قبل شارع اور معالج حقیقی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے سیاہ خضاب کو ممنوع قرار دیا جبکہ سینکڑوں تجربات اور تحقیقات کے بعد موجودہ دُور کے سائنسدانوں نے سیاہ خضاب کو انسانی جلد اور دوسرے اعضاء کے لئے خطرناک بیماری کینسر کا موجب قرار دیا۔ بالوں کے کیمیائی رنگ اور سیاہ خضاب کے بارے میں سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ان کی وجہ سے چھاتی اور بیضہ دانی کے سرطان کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا بالوں کے حُسن کے لئے سیاہ خضاب اور دیگر اشیاء جو سیاہ خضاب کے زمرے میں آتی ہیں جیسے خضابی کنگھی، انجکشن کے ذریعے بال سیاہ کرنا وغیرہ سے گریز کیا جائے۔ اس کے علاوہ مہندی وغیرہ استعمال کی جا سکتی ہے۔ آج کل بالوں کے مختلف ہیئر کلر دستیاب ہیں۔ عوام الناس میں جو بے حد مقبول ہیں۔ ان میں سے زرد یا سُرخ رنگ کے متعلق تو کوئی حُرمت نہیں کیونکہ خضاب کے لئے یہ رنگ استعمال کرنا جائز ہے البتہ براؤن کلر یا ڈارک براؤن کلر کے متعلق ایک شُبہ کا ازالہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ استعمال کے بعد سیاہ رنگ کا شیڈ دیتے ہیں۔ جن کا استعمال حرام ہے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ "سیاہی سے اجتناب کرو" اور "ایسے لوگ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گے۔" لہٰذا ان شیڈز سے اجتناب کیا جائے۔ البتہ ہلکا براؤن رنگ، سُرخ رنگ یا زرد رنگ کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ اَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

سب سے اچھا جس سے تم بالوں کی سفیدی بدلتے ہو وہ مہندی اور کتم ہے

اُونٹ کی کوہان نما جوڑا باندھنا:

تمام بالوں کو جمع کرکے سر کے اوپر باندھنا جائز نہیں چاہے کسی کلپ، رسی کے ذریعے انہیں باندھا جائے یا پھر جدید اشیاء کا سہارا لیا جائے۔ عدم جواز کا حکم یکساں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ جنہیں میں نے پہلے نہ دیکھا نہ بعد میں دیکھوں گا: ایک گروہ ایسا ہوگا جس کے ہاتھ میں گائے کی دُموں کی مانند کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرا گروہ اُن عورتوں کا ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، مردوں کی طرف میلان کریں گی اور اُنہیں اپنی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر ایسے ہوں گے کہ جیسے بختی اُنٹ کے کوہان۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔ جب کہ اس کی خوشبو، اتنے اتنے فاصلے سے آ رہی ہوگی۔ (37)

اس وعید میں وہ عورتیں داخل ہوں گی جو پورے سر کے بالوں کو لپیٹ کر سر پر باندھ لیتی ہیں جس کی وجہ سے بال بہت

لمبے اور گھنے معلوم ہوتے ہیں اور جس سے ان کا مقصد اجنبیوں، غیر محرموں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا اور دِکھاوا ہو۔ البتہ وہ خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں جو کہ گھر کے کام کاج کے دوران کپڑے وغیرہ کے ذریعے جوڑا باندھ لیتی ہیں۔ یا گھر میں ہی ربن، کلپ کے ذریعے جوڑا بنا لیتی ہیں ان کا مقصد کام کاج میں سہولت یا شوہر کو خوش کرنے کا ہوتا ہے تو یہ خواتین اس وعید کا مِصداق نہیں۔

سفید بالوں کو اُکھاڑنا:

سفید بالوں کو اُکھاڑنا مکروہ ہے۔ کیونکہ احادیث مبارکہ میں سفید بالوں کو مؤمن کا نور قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اُن کا بلاوجہ اُکھاڑنا منع ہے۔ بالوں کی سفیدی اور اُس کے اُکھیڑنے کے سلسلہ میں چند احادیث حسب ذیل ہیں۔

ا۔ عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے سفید بالوں کو اُکھیڑنے سے منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ

اِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ [38]

یہ مسلمان کا نور ہے۔

۲: کعب بن مرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ

مَن ۥ شَابَ شَيْبَةً فِيْ الأسْلامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْراً يَوْمَ القِيَامَةَ [39]

جس کے بال (بڑھاپے کے سبب) اسلام (کی حالت) میں سفید ہو گئے۔ وہ قیامت کے روز اس کے لئے روشنی ہوں گے۔

۳: حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْراً يَوْمَ القِيَامَةِ [40]

جس کے بال (بڑھاپے کے سبب) اللہ کی راہ میں سفید ہو گئے۔ وہ قیامت کے روز اس کے لئے روشنی ہوں گے۔

اِن احادیث مبارکہ سے سفید بالوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اُنہیں نہ اُکھیڑا جائے کیونکہ وہ مسلمان کا نور اور وقار ہیں۔ اور وقار انسان کو غرور و تکبر سے روکتا ہے اور اسے اطاعت اور توبہ کی طرف مائل کرتا ہے جو کہ اس کی نفسیاتی خواہشات کو سمیٹ لیتا ہے حتّٰی کہ اس کا نور بن جاتا ہے۔ جو حشر کی تاریکیوں میں اس کے ساتھ ساتھ چلے گا حتّٰی کہ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

بڑھاپے کو ختم مت کرو کیونکہ بے شک جو مسلمان اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا تو اس کا بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بڑھاپے کے ذریعے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیں گے اور اس سے ایک گناہ مٹا دینگے۔ [41]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَنْتَفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرٌيَوْمَ الْقِيَامَةِ [42]

بڑھاپے کے (بالوں) کو مت اکھیڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوگا۔

سفید بال دنیاء وآخرت میں مومن کا نور ہے۔ سفید بالوں سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ سفید بالوں سے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ بالوں کی سفیدی کے درازیء عمر کے علاوہ بھی کئی اور اسباب ہیں۔ چنانچہ بسا اوقات خوفِ الٰہی یا دوسرے کسی سبب

سے بھی بال جلدی سفید ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ کے بال سفید ہو گئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالوَاقِعَةُ، وَالمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (43)

سورۃ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات سورۂ عمَّ یتساء لون اور سورۂ اذا الشّمس کُوِّرت (تکویر) نے مجھے بوڑھا کر دیا (میرے بال سفید کر دیئے)۔

یعنی ان سورتوں میں جو جنت و دوزخ کا تذکرہ ہے اور خوفِ الٰہی اور خشیت الٰہی کی وجہ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اِن سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا یعنی میرے بال سفید کر دیئے۔

ویکسنگ کروانا:

ابرو کے بالوں کی ویکسنگ کروانا ناجائز ہے کیونکہ نبی پاکؐ نے لعنت فرمائی ہے ایسی خواتین پر جو بال اُکھیڑتی ہیں یا اُکھڑواتی ہیں۔ شریعتِ مطہرہ نے بالوں کو تین قسم میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم میں وہ بال اُتارنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ وہ بال ہیں جن کو کاٹنا سنَنِ فطرت میں داخل ہے مثلاً زیرِ ناف اور مونچھوں کے بال اور بغلوں کے بال اور اس میں حج و عمرہ کے مواقع پر سر کے بال چھوٹے کرانے اور سر منڈوانا بھی داخل ہے اِسی طرح عقیقہ کے موقع پر سر کے بال مونڈنا بھی سنت ہے۔

دوسری قسم میں وہ بال داخل ہیں جن کو اُتارنا منع ہے یا اُن کے اتارنے کی حُرمت وارد ہوئی ہے۔ مثلاً ابرو کے بال اور داڑھی کے بال۔

تیسری قسم کے بالوں میں وہ بال شامل ہیں جن کے متعلق شریعت خاموش ہے مثلاً پنڈلیوں اور ہاتھوں کے بال اور بازوؤں کے بال کمر، پیٹ وغیرہ کے بال اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

کچھ کے نزدیک ان کی ویکسنگ کرانا یہ تغییر لخلق اللہ کے باعث ناجائز ہے جبکہ بعض علماء کہتے ہیں کہ الاصلُ فِی الحُکمِ اِباحۃٌ کہ اصل حکم اباحت (جواز) کا ہے۔ ابرو کے بالوں کی ویکسنگ کروانا تو بالاتفاق حرام ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ گودنے والی اور گودوانے والی اور (ابرو کے بال) اُکھیڑنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانت رگڑ کر باریک کرنے والیوں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔(44)

البتہ ہاتھوں، بازوؤں، کمر، پیٹ کے بارے میں اختلاف ہے عدم جواز کے علماء کے نزدیک وہ قرآن کریم کی آیت سے استدلال ہے کہ

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ

اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔

اس کے علاوہ ویکسنگ کرانے میں بیوٹی پارلرز میں ستر عورت کے کُھلنے کا اندیشہ ہے۔ جو کہ حرام ہے۔ کیونکہ چہرے، ہتھیلیوں اور پیروں کے علاوہ عورت کا تمام جسم ستر ہے۔ اور اس کا کھولنا کسی کے سامنے جائز نہیں۔ خلق اللہ میں تبدیلی کرنا خالص شیطانی صفت ہے۔ چونکہ ان بالوں کو اُتارنے میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے لہٰذا ان بالوں کا اُتارنا نا

جائز ہے۔ البتہ اگر کسی کی پنڈلی، کمر، پیٹ یا بازو پر غیر فطری موٹے موٹے بال نکل آئیں تو ایسے بالوں کے ازالہ میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ مردوں سے مشابہت کا باعث ہیں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے علاوہ ازیں یہ شوہر کی طبیعت میں بھی نفرت اور کراہت کی وجہ بن سکتے ہیں۔

بالوں کو Hair Curl اور Hair Straight کروانا:

بالوں میں ایسی مستقل اور دائمی تبدیلی لانا جو بالوں کی ہیئت کو بدل دے ناجائز ہے۔ مثلاً آجکل سیدھے بالوں کو مستقل Curl کروایا جاتا ہے۔ یا گھنگریالے بالوں کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ سرجری کے ذریعے حُسن و جمال کی خاطر بالوں میں دائمی اور مستقل تبدیلی لانا جائز نہیں کیونکہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا ہے جو کہ حرام ہے۔ حضرت عبداللہ مسعودؓ کی حدیث میں گودنے والی اور گودوانے والی اور بال اُکھیڑنے والی اور دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ یہاں علت اور سبب مشترک ہے جو کہ "المُغَیِّرَاتِ لخلق اللہ "یعنی اللہ تعالیٰ کی خلقت میں (جس صورت پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے) محض حُسن و جمال کے حصول کی خاطر، نمود و نمائش اور دکھاوے کے لئے تبدیلی لاتی ہیں۔ ایسی خواتین کے لئے انتہائی سخت وعید ہے۔ طبّی نقطۂ نظر سے بھی بالوں میں مستقل تبدیلی لانا دُرست نہیں بار بار بالوں کی سرجری کے ذریعے Curl یا Straight کروانا بالوں کو کمزور اور بے جان کر دیتا ہے۔ بالون کی قدرتی تازگی اور دلکشی مانند پڑ جاتی ہے۔ اور آخر کار بال کمزور اور بے جان ہو کر جھڑنے لگتے ہیں۔

بالوں کے مختلف اسٹائل بنوانا:

بالوں کے اِس انداز سے مختلف اسٹائل بنوانا کہ جس میں بالوں کی کٹنگ لازم آئے۔ جائز نہیں کیونکہ خواتین کا بالوں کو کاٹنا جائز نہیں احادیث مبارکہ میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ :

نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأۃُ رَاسَھَا

نبی پاک ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کے بال مونڈے۔

اور یہ ممانعت پورے سر کے بالوں کے لئے ہے چاہے آگے سے ہو یا پیچھے سے۔

زیرِ ناف بال اُسترے سے مونڈنا:

خواتین کا زیرِ ناف بالوں کے ازالے کے لئے اُسترا استعمال کرنا جائز تو ہے مگر مناسب نہیں اور بغل کے بالوں کا بھی یہی حکم ہے کہ لوہے سے بنے اوزار مثلاً اُسترے وغیرہ کے استعمال سے گریز کیا جائے۔ البتہ اس کے علاوہ دوسرے طریقوں سے ان بالوں کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

چھوٹی بچیوں کے بال کاٹنا:

نو برس کی لڑکی بالغہ کے حکم میں داخل ہے پردے اور نماز کے احکام اُس پر ۹ برس کی عمر میں لاگو ہوتے ہیں لہٰذا اس کے لئے بال کاٹنا جائز نہیں۔ البتہ حکم سر مونڈنے کی حُرمت کا مطلق ہے یعنی بالغہ و نا بالغہ دونوں اِس حکم میں داخل ہے۔ حاصل یہ کہ فتنہ و فساد کے اِس دور میں بچی کے بال نہ کاٹے جائیں تا کہ فاسقہ و کافرہ عورتوں کی مشابہت لازم نہ آئے۔ لہٰذا جو بچیاں قریب البلوغ ہوں ان کا حکم بھی بالغہ عورتوں والا ہے یعنی ان کے بال کاٹنا جائز نہیں۔ ان کے علاوہ چھوٹی بچیوں کے بال بھی بطور فیشن

کاٹنا شریعت کے خلاف ہے۔

سامنے سے پیشانی پر بال ڈالنا:

یہ طریقہ بھی بال کٹوائے بغیر ممکن نہیں لہٰذا یہ طریقہ بھی ناجائز ہے۔

دُلہن کے بالوں کی سجاوٹ:

اس بارے میں حکم یہ ہے کہ خاتون چاہے شادی شُدہ ہو یا غیر شادی شدہ غیر مرد سے بالوں کی سجاوٹ اور زیبائش و آرائش کرانا حرام ہے۔ البتہ دُلہن کے بالوں کی سجاوٹ اگر گھر پر کسی خاتون سے یا سیلون میں کرائی جائے مگر تمام شرعی باتوں کا خیال رکھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن غیر شرعی اُمور سے بچنا لازم ہے۔ اور دُلہن کے بالوں کی سجاوٹ اِس طرح کی جائے کہ فضول خرچی اور کافرہ و فاسقہ عورتوں کی مشابہت پیدا نہ ہو۔ شادی کے موقع پر دُلہن کی سجاوٹ بہت سی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

فَلمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ جَاء فِی نِسْوَةٌ وَأنا ألعب عَلىٰ أرْجُوْحِهِ وَ أنا مجمَّةٌ فَذَ هَبْنَ بَیْ فَهَيَّأَنَنِیْ وَصَنَعْنِیْ ثُمَّ أَ تَيْن بِیْ رَسُوْلَ اللهِﷺ بِیْ وَأنا اِبْنَةُ تِسْعُ سِنِيْنَ (45)

پس جب ہم مدینہ آئے تو عورتیں میرے پاس آئیں اور میں گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی پس مجھے لے گئیں اور مجھے تیار کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئیں پس میری رخصتی ہوئی اور میں نو سال کی تھی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ غیر شرعی اور غیر اسلامی اُمور اور طریقوں سے دُور رہا جائے۔

بیوٹی پارلر میں جاب کرنا:

بیوٹی پارلرز میں غیر شرعی اُمور سے بچنا بہت مشکل ہے مثلاً ابرو تراشنا، سر کے بال چھوٹے کرنا، مصنوعی بال جوڑنا، بلا ضرورت عورتوں کے مقاماتِ ستر کو دیکھنا، صرف آرائش و زیبائش کے لئے یا کسی اور حرام کام مثلاً گانا بجانے یا شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی مردوں کے لئے سنگھار کرنا وغیرہ اس میں شامل ہے۔ اگر کوئی خاتون اِن تمام غیر شرعی اُمور سے بچ کر رہے تو بیوٹی پارلر میں جاب کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ شرعی حُدود میں رہ کر بیوٹی پارلر میں کام کرنے میں حرج نہیں لیکن اگر غیر شرعی اُمور سے بچ نہیں سکتی۔ تو پھر اس صورت میں یہ جاب کرنا جائز نہیں ہوگا۔

آرائش و زیبائش اور بناؤ سنگھار کا کام فی نفسہ جائز ہے اور اس کا پیشہ اختیار کر کے اُس پر اُجرت حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن اُس پیشے میں اگر ناجائز غیر شرعی کام کرنے پڑیں تو وہ کمائی جائز نہیں۔

نماز کے دوران سر کے بال کُھل جانے کا حکم:

اگر دورانِ نماز عورت کے سر کا چوتھائی حصہ کُھل جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ کیونکہ سر کا چوتھائی حصہ کُھل جانے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے لہٰذا اِس نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

چند غلط فہمیاں:

خواتین کے بالوں کے متعلق عوام الناس میں چند غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اُنہیں یہاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اِن باتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔

1. عورت کے لمبے بال قیامت میں پردہ کا باعث بنیں گے۔

2. صرف اذان کے وقت سر پر دوپٹہ رکھنا ضروری ہے۔
3. روزے کی حالت میں بالوں میں مہندی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ سب افواہیں ہیں شریعت سے ثابت نہیں لہٰذا ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

خلاصہ بحث

اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس میں زندگی کے ہر شعبے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں۔ اسلام کی خصوصیات میں سے ایکخصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے ہر معاملے میں اس پہلو کو اپنانے حکم دیا جو اعتدال میں ہو۔ اسلامی ضابطہ حیات میں حد اعتدال سے کمی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور نہ ہی حد اعتدال سے بڑھنے کے قابل ستائش سمجھا جاتا ہے۔

زیب وزینت، حُسن وجمال زندگی کا اہم پہلو ہے۔ اسلام نے اس کے تعلق کی ایک جامع ہدایات دیں جو حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہیں اور نہ ہی اس سے کم ہیں۔

شریعت نے عورتوں کے لئے زیب وزینت کے باب میں قدرے گنجائش و نرمی اختیار کی، لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں پابند کیا کہ ایسا کوئی قدم ہرگز نہ اٹھائیں جس سے فتنے کو تقویت ملے اور بے حیائی و فحاشی کا دروازہ کھل جائے۔ اس سلسلے شریعت نے عورتوں کو پابند کیا کہ سوائے محارم کے کسی کے سامنے زیب وزینت کا اظہار کریں۔

زیب وزینت، بناؤ سنگھار کے اظہار کی اجازت صرف شوہر اور محارم کے سامنے ہے۔ ان میں شوہر اصل ہے، کیونکہ عورتیں عادتاً اس بات کو پسند نہیں کرتیں کہ اپنے محارم والد، بھائی وغیرہ کے سامنے زینت کا اظہار کریں، بلکہ دین دار گھرانوں میں اسے نہایت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے کہ بیٹی یا بہن والد یا بھائی کے سامنے بن ٹھن کر رہے۔

جب اصل مقصد شوہر کو خوش و راضی کرنا ہے تو شوہر کے لئے زیب وزینت کرنا یہ ہے کہ گھر میں ہی زیب وزینت کی جائے نہ کہ باہر نکلتے وقت۔ گھر میں سادہ لباس اور عام حالت میں رہنا اور باہر نکلتے وقت خوب اہتمام کرنا شرعاً کسی صورت جائز نہیں۔ یہ زیب وزینت شوہر کے لئے نہیں ہیں بلکہ اجانب و غیر محارم کے لئے ہے۔ زیب وزینت کے باب میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ایسا انداز اختیار نہ کریں کہ جس سے مُردوں یا فاسق عورتوں سے مشابہت کی جھلک نظر آئے۔ اور اس سے بھی گریز کیا جائے کہ شریعت نے زیب وزینت کی جن صورتوں کو مباح قرار دیا ہے۔ ان میں سے ہر صورت پر بہر حال عمل کیا جائے کیونکہ اس باب میں مبالغہ کرنا بھی شرعاً مذموم ہے اگر صفائی وسادگی اور حُسن حقیقی پر اکتفاء کرتے ہوئے باطنی حُسن کو اپنے کردار و افعال سے اجاگر کریں تو یہ مصنوعی و بناوٹی حسن سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ اصلی حُسن و جمال اخلاق و کردار کا حسن ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] التین: ۴

Al-Tīn, Verse: 04

([2]) المومنون: ۱۱۴

Al-M,minūn, Verse: 114

([3]) زکریا ورک، طلسم انسانی جسم، مترجم عمار یاسر. طبع اول اپریل ۲۰۱۷ء العزہ یونیورسل، پانڈے حویلی، مدن پورہ، بنارس (یوپی) انڈیا بنارس الھند، ص: ۶۴

Zakariyyat Wark, Ṭelism Insānī Jism, Translator: 'ammār Yāsir,(Banāras UP, India, Edition: 2017ac), p:64

([4]) الاسراء: ۷۰

Al-Isrā,, Verse:70

([5]) إبو داود سليمان بن الاشعث بن إسحاق، سنن إبي داود، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت، كتاب الترجل - باب في إصلاح الشعر، حديث: ۴۱۶۳

Abū Dāūd Sulymān Bin al-Ash'ath bin Isḥāq, Sunan Abī dāūd, (Al-Maktabat Al-'ṣriyyat, Beriūt), Bāb fī Iṣlāḥ al-Sh'r, Ḥadīth No.4163

([6]) مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، دار الجیل، بیروت، ۱۳۳۴، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، حدیث: ۲۲۳

Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Dār al-Jīal, Beriūt, 1334ah), Kitāb al-Ṭahārat, Bāb Faḍl al-Woḍū,, Ḥadīth No.223

([7]) مالک بن إنس بن مالک، موطأ إمام مالک، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۱۲ھ، الشعر، إصلاح الشعر-حدیث: ۱۹۹۵

Mālik bin Anas bin Mālik, Mū,aṭṭā Imām Mālik,(Mū,assiat al-Risālat, Beriūt,1412ah), al-Sh'r, Ḥadīth No.1995

[8] *Britanni ca. com/science/ hair anatomy by Rodney D.Sinclair 7-01-21*

[9] *Paul.L.Krik "Human hair studies general considerations of hair individualization and It's Forensic report, first addition Mark P.487 Publishers 1984ء USA.*

([10]) الروم: ۲۱

Al-Rūm, Verse:21

([11]) الزخرف: ۸۱

Al-Zukhruf, Verse:81

([12]) ابن ماجۃ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار إحیاء الکتب العربیۃ، إبواب النکاح، باب فی المخنثین، حدیث: ۱۹۰۴

Ibn-e-Mājat, Muḥammad bin Yazīd, Sunan Ibn-e-Majat, (Dār Iḥyā, al-Kutub Al-'arabiyyat, Beriūt), Abwāb al-Nikāḥ, Bāb fī al-Mukhanathīn, Ḥadīth No.1904

([13]) محمد بن عیسی، سنن الترمذی، دار السلام، ۱۹۹۹، إبواب الحج عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی کراہیۃ الحلق للنساء، ۹۱۴

Muḥammad bin 'īsā, Sunan Al-Tirmidhī, (Dār Al-Salām, 1999ac), Abwāb al-Ḥaj 'an Rasūl Allāh, Bāb Mā Jā,a fī Kirāhiyat al-Ḥalq le al-Nisā,, Ḥadīth No.914

([14]) صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، حدیث: ۵۹۳۷

Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-Libās, Bāb al-Waṣal fī al-Sh'r, Ḥadīth No.5937

([15]) إسماعیل حقی بن مصطفیٰ، روح البیان، دار الفکر، بیروت، ج: ۱، ص: ۲۲۲

Ismā'īl Ḥaqaī bin Muṣṭafā, Rūḥ al-Biyān, (Dār al-Fikar, Beriūt), Vol:01,p:222

([16]) محمد بن عبدالعزیز، زیبائش نسواں، مترجم: سلیم اللہ زماں، طبع اول جون ۲۰۰۵ء، دارُالابلاغ پبلشرز، لاہور، ص: ۶۵-۶۶
Muḥammad bin 'bd al-'zīz, Zībā,esh Niswān, Translator: Saleem Allāh Zamān (Dār al-Iblāgh Publishers, Lāhore,1st Edition .June, 2005ac),pp:65-66

([17]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،، کتاب اللباس، باب المتلفحات للحسن، حدیث: ۵۹۳۱
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-Libās, Bāb al-Mutlafihāt le al-Ḥasan, Ḥadīth No.5931

([18]) صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب المستوشمۃ، حدیث: ۵۹۴۳
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-Libās, Bāb al-Mustwshimat, Ḥadīth No.5943

([19]) الحشر: ۷
Al-Ḥasahr, Verse:07

([20]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،، کتاب اللباس، باب المُتَنَمِّصَاتِ، حدیث: ۵۹۳۹
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-Libās, Bāb al-Mutnammiṣāt, Ḥadīth No. 5939

([21]) شیخ طارق ہمایوں، ڈاکٹر، لباس، ستر، حجاب اور زینت وزیبائش طبع اول، جنوری ۲۰۱۰ء، فہم قرآن پبلیکشنز، ص: ۴۱
Shykh Ṭāriq hamāyūn, Libās, Satar, Ḥijāb aur Zīnat wa zībā,sh, (Fahm-e-Qurān Publications, 1st Edition, Jan-2010ac),p:41

([22]) المدنی، عبدالغفار، حافظ ابو حماد، مسلمان خواتین کے فقہی مسائل، مکتبہ بیت السلام، الریاض، ص: ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷
Al-Madnī, 'bd al-Ghaffār, Ḥāfiẓ Abū Ḥammād, Muslmān Khawātīn kay Fiqhī Masā,il, (Maktabat Bayt al-Salām, Riyādh), pp:135-137

([23]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس باب الوصل فی الشعر حدیث: ۵۹۳۶
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī,Kitāb Al-Libās, Bāb al-Waṣal fī al-Sh'r, Ḥadīth No.5936

([24]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب الوصل فی الشعر حدیث: ۵۹۳۷
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Bāb al-Waṣal fī al-Sh'r, Ḥadīth No.5937

([25]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، حدیث: ۵۹۳۳
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Bāb al-Waṣal fī al-Sh'r, Ḥadīth No.5933

([26]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، حدیث: ۵۹۳۴
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Bāb al-Waṣal fī al-Sh'r, Ḥadīth No.5934

([27]) التبریزی (م ۷۴۱ھ) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس باب الترجل، حدیث: ۴۴۵۲
Al-Tibraīzī, Mishkāt al-Maṣābīḥ, Kitāb al-Libās, Bāb al-Tarajjul, Ḥadīth No.4452

([28]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ما یذکر فی الشَّیبِ، حدیث: ۵۸۹۷
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī,Kitāb al-Libās, Bāb Mā Yudhkar fī al-Shyb, Ḥadīth No.5897

([29]) ثغامہ ایک سفید پودا ہے جس کا پھول اور پھل دونوں سفید ہوتا ہے بالوں کی سفیدی کو اس سے تشبیہ دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ایک درخت ہے جو برف یا نمک کی طرح سفید ہوتا ہے۔

([30]) مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی صبغ الشعر و تغییر الشیب، حدیث: ۲۱۰۲

Muslim, Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Libās wa al-Zīnat, Bāb fyv Ṣibgh al-Sh'r wa Taghyīr al-shyb, Ḥadīth No.2102

(31) قحطانی، سعید بن علی بن وھف، خضاب کی شرعی حیثیت کتاب وسنت کی روشنی میں، مترجم، ابو عبداللہ عنایت اللہ مدنی، ص:۱۰، ۱۱

Qaḥṭānī, Sa'īd bin 'lī bin Wahaf, Khiḍāb kī Shar'ī Ḥathyyat: Kitāb wa Sunnat kī Rwshnī mai, Translator, Abū 'bd Allāh 'nāyat Allāh Madnī, pp:10-11

(32) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الترجل باب ماجاء فی خضاب حدیث :۴۲۱۱

Abū Dāūd, Sulymān bin Ash'ath, Sunan Abī Dāūd, Kitāb al-Tarajjul Bāb Mā Jā,a fī Khiḍāb, Ḥadīth No.4211

(33) سبتی، سبت کی طرف منسوب ہے جس کے معنی دباغت دی ہوئی اور بال اُتاری ہوئی جلد کے ہیں۔ دباغت ایک مخصوص عمل ہے جس سے جلد کی رطوبت اور بدبُو زائل ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ بھی ایسی ہی جلد سے بنا ہوا جُوتا پہنا کرتے تھے۔

(34) ورس ایک خوشبودار پودا ہے جس کا رنگ سُرخ کے قریب ہوتا ہے۔

(35) زعفران ایک خوشبودار پودا ہے جس کا رنگ گیروا ہوتا ہے۔

(36) نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کتاب الزینۃ، باب تفسیر الحیۃ بالورس والزعفران، حدیث :۵۲۴۴

Nisā,ī, Aḥmad bin Sho'yb, Sunan Nisā,ī, Kitāb al-Zīnat, Bāb Tafsīr al-Liḥyat bil Waras wa Za'frān, Ḥadīth No.5244

(37) مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوریؒ، کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات، حدیث :۲۱۲۸

Muslim, Muslim bin Ḥajjāj, Kitāb al-Libās, Bāb al-Nisā, al-Kāsiyāt, Ḥadīth No.2128

(38) ترمذی، محمد بن عیسیٰ (م۲۷۹ھ)، سنن الترمذی، کتاب الادب باب ماجاء فی عن نتف الشیب، حدیث :۲۸۲۱

Tirmizī, Muḥammad bin 'īsā, Sunan Al-Tirmizī, Kitāb al-Adab Bāb Mā Jā,a fī 'an natf al-Shyb, Ḥadīth No.2821

(39) ترمذی، محمد بن عیسیٰ (م۲۷۹ھ)، سنن الترمذی، کتاب فضائل الجھاد باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃً فی سبیل اللہ، حدیث: ۱۶۳۴

Tirmizī, Muḥammad bin 'īsā, Sunan Al-Tirmizī, Kitāb Faḍā,il al-Jihād, Bāb Mā Jā,a fī Faḍ Man Shāb Shybatan fī Sabīl Allāh, Ḥadīth No.1634

(40) ترمذی، محمد بن عیسیٰ (م۲۷۹ھ)، سنن الترمذی، کتاب فضائل الجھاد باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃً فی سبیل اللہ، حدیث: ۱۶۳۵

Tirmizī, Muḥammad bin 'īsā, Sunan Al-Tirmizī, Kitāb Faḍā,il al-Jihād, Bāb Mā Jā,a fī Faḍ Man Shāb Shybatan fī Sabīl Allāh, Ḥadīth No.1635

(41) البانی، محمد ناصر الدین، صحیح الترغیب، کتاب اللباس الزینۃ، باب الترغیب فی ایفا، حدیث :۲۰۹۱

Al-Bānī, Muḥammad Nāṣir al-Dīn, Ṣaḥīḥ al-Targhīb, Kitāb al-Libās wa al-Zīnat, Bāb Targhīb fī Iīfā,, Ḥadīth No. 2091

(42) البانی، محمد ناصر الدین، صحیح الترغیب، کتاب اللباس والزینۃ باب الترغیب فی ایفا، حدیث :۲۰۹۶

Al-Bānī, Muḥammad Nāṣir al-Dīn, Ṣaḥīḥ al-Targhīb, Kitāb al-Libās wa al-Zīnat, Bāb Targhīb fī Iīfā,, Ḥadīth No. 2096

(43) ترمذی، محمد بن عیسیٰ (م۲۷۹ھ)، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ الواقعہ، حدیث :۳۲۹۷

Tirmizī, Muḥammad bin 'īsā, Sunan Al-Tirmizī, Kitāb Tafsīr al-Qurān, Bāb wa min Sūrat al-Wāqi'at, Ḥadīth No.3297

(44) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتلفجات للحُسن، حدیث :۵۹۳۱

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī,

([45]) ابو داوٗد، سنن ابی داوٗد، سلیمان بن اشعث کتاب الأدب باب فی الأرجوحة، حدیث :۴۹۳۵

Abū Dāūd, Sulymān bin Ash'ath, Sunan Abī Daūd, Kitāb al-Adab, Bāb fī al-,rjūḥat, Ḥadīth No.4935